Fikr-o-Nasar (Islamabad) 7:11 (1970)

یوم شیبانی

عبدالقدوس ہاشمی

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی متولد ۱۳۱ھ و متوفی ۱۸۹ھ قانون بین الممالک کے بانی، حضرت امام مالک متوفی ۱۷۹ھ، حضرت امام ابو حنیفہ متوفی ۱۵۰ھ حضرت امام اوزاعی متوفی ۱۵۷ھ اور حضرت امام ابو یوسف متوفی ۱۸۲ھ کے شاگرد تھے، ان بزرگوں کے علاوہ اور بھی بہت سے علمائے وقت سے اُنھوں نے استفادہ کیا تھا۔

امام محمد شیبانی کے تلامذہ میں اُس وقت کے جلیل القدر ائمہ فن اور قضاۃ عصر داخل ہیں جن میں حضرت امام شافعی متوفی ۲۰۴ھ کا اسم گرامی بھی شامل ہے۔

امام شیبانی قانون بین الممالک کے بانی اوّل سمجھے جاتے ہیں، قانون کی تاریخ پر تحقیقی کام کرنے والوں کی رائے ہے کہ امام شیبانی سے پہلے دنیا میں کہیں قانون بین الممالک پر کوئی تدوینی کام نہیں ہُوا۔ اس لئے دنیا کی کسی زبان میں ایسی کسی تحریر کا نشان نہیں ملتا جسے قانون بین الممالک کہا جا سکے۔

فقہ حنفی میں ظاہر الروایۃ یا متون ستہ کے نام سے جو اوّلین کتابیں ہیں وہ تمام تر امام شیبانی کی تصنیفات ہیں، اِن ہی پر فقہ حنفی کی بنیادیں قائم ہیں۔ فقہ حنفی میں جب صاحبین یعنی امام ابو حنیفہؒ کے دونوں رفقاء کا ذکر آتا ہے تو اس سے مراد امام ابو یوسف اور امام محمد شیبانی ہوتے ہیں اور جب طرفین کا لفظ آتا ہے تو اُس سے امام ابو حنیفہ اور امام محمد شیبانی مراد ہوتے ہیں۔ اور جب شیخین کہا جاتا ہے تو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف مقصود ہوتے ہیں۔

حضرت امام شیبانی کا پورا نام ابو عبداللہ محمد بن الحسن بن فرقد تھا یہ بنی شیبان کے موالی میں تھے اس لئے ان کی نسبت الشیبانی ہے۔ یہ اصلاً حرستہ (غوطہ۔ دمشق) کے تھے مگر ان کی ولادت ۱۳۱ھ میں بمقام واسط ہوئی تھی۔

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

۱۸۹ھ میں جب امام شیبانی رحمۃ اللہ کا بمقام رے انتقال ہوا تو خلیفہ ہارون الرشید نے خود نماز جنازہ پڑھائی تھی اور بڑے افسوس اور دلی اندوہ کے ساتھ کہا تھا:

"لو آج علم فقہ کو زمین میں دفن کر دیا"

تصنیفات: امام محمد بن حسن شیبانی کی تصنیفات کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ کتاب المبسوط	۲۔ الجامع الکبیر
۳۔ الجامع الصغیر	۴۔ السیر الکبیر
۵۔ السیر الصغیر	۶۔ الزیادات
۷۔ کتاب المؤطا	۸۔ کتاب الآثار
۹۔ الامالی	۱۰۔ المخارج فی الحیل
۱۱۔ الاصل	۱۲۔ الحجج المبینہ
۱۳۔ الاکتساب فی الرزق المستطاب	۱۴۔ الاحتجاج علی مالک
۱۵۔ الجرجانیات	۱۶۔ الرقیات
۱۷۔ زیادۃ الزیادۃ	۱۸۔ العقائد الشیبانیۃ
۱۹۔ کتاب الاکراہ	۲۰۔ کتاب الشروط
۲۱۔ کتاب مناسک الحج	۲۲۔ کتاب السمعیات
۲۳۔ الکیسانیات	۲۴۔ کتاب الکسب
۲۵۔ الہارونیات	

یہ پچیس کتابیں تو وہ ہیں جن کی ہم کو خبر ہے۔ باقی اور بھی بہت سی کتابیں اُنھوں نے لکھی تھیں جن کی اطلاع ہمیں نہیں ہے۔

ان کتابوں میں سے ابتدائی چھ کتابیں حنفی فقہ میں متون ستہ یا ظاہر الروایۃ کہلاتی ہے۔

ان پچیس کتابوں میں سے نمبر ۱۳ تک کی کتابیں چھپ چکی ہیں۔ ممکن ہے کہ اور بھی کچھ کتابیں طبع ہو چکی ہوں جن کی ہمیں خبر نہ ہو۔

امام محمد شیبانی کا تذکرہ تراجم، تذکرہ اور طبقات حنفیہ کی تقریباً تمام کتابوں میں مثلاً وفیات الاعیان

لابن خلکان، الجواہر المضیہ للقرشی، الفوائد البہیہ لعبد الحی اللکنوی، ھدیۃ العارفین لاسمٰعیل باشا البغدادی، الاعلام لخیر الدین الزرکلی وغیرہ میں موجود ہے۔

علامہ محمد زاہد الکوثری سابق مفتی دولتِ عثمانیہ نے جن کا ابھی چند سال ہوئے القاہرہ میں انتقال ہُوا ہے، امام محمد بن الحسن الشیبانی کی سیرۃ پر ایک پُراز معلومات کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے، بلوغ الامانی فی سیرۃ الشیبانی،

یومِ شیبانی

امام محمد شیبانی کا انتقال ۱۸۹ھ ہجری میں ہُوا تھا، ۱۳۸۹ھ ہجری میں ان کی وفات کو پورے بارہ سو سال ہو گئے۔ اس مناسبت سے اہلِ علم حضرات نے بارہ سو سالہ یادگار منانے کا فیصلہ کیا۔ اور علمی اجتماعات کئے گئے۔

پیرس اور روما کے قانون داں اس میں پیش پیش تھے، عرب اور اسلامی ممالک میں بھی کچھ تھوڑی بہت آواز بازگشت سنائی دی۔

چونکہ یہ خیال دیر سے پیدا ہُوا اس لئے پیرس یونیورسٹی نے اپنا پروگرام چند ماہ کے لئے مؤخر کر کے ۱۳۹۰ھ ہجری میں یادگار اجتماع کا فیصلہ کیا۔ مگر پیرس کے مسلمانوں نے ۱۳۸۹ھ ہجری کے ختم ہونے سے پہلے ہی اپنا جلسہ منعقد کر لیا۔

اس جلسہ کی مختصر روداد مؤتمر عالم اسلامی کے ہفتہ وار انگریزی جریدہ مسلم ورلڈ کراچی میں اُس کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے اشاعت مورخہ ۵ محرم ۱۳۹۰ھ ہجری (مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۷۰ء شمسی) میں شائع ہوئی ہے۔ ذیل میں ہم اس کا ترجمہ قارئین 'فکر و نظر' کے لئے پیش کر رہے ہیں:

۱۳۸۹ھ ہجری میں حضرت امام محمد شیبانی کی وفات کو بارہ سو سال ہو گئے، امام شیبانی، عہدِ ہارون الرشید کے مشہور اور مسلّم قانون داں تھے۔ مسلم ممالک یکے بعد دیگرے اُن کی یاد منا رہے ہیں اور مغربی ممالک بھی یکے بعد دیگرے امام شیبانی کو خراج پیش کر رہے ہیں۔

جامعہ پیرس کے شعبۂ قانون نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ حضرت امام شیبانی کی یاد میں بڑے پیمانہ اور شاندار طریقہ پر یومِ شیبانی منایا جائے۔ لیکن ۱۳۸۹ھ ہجری کے ختم ہونے سے پہلے پہلے اس کی وسیع پیمانہ پر تیاری ممکن نظر نہیں آئی۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ پچھلے دنوں طلبہ کے ہنگاموں میں جو تعلیمی نقصان ہُوا اس کی تکمیل میں پروفیسر صاحبان کی مصروفیتیں بہت بڑھ گئی تھیں۔ چنانچہ یونیورسٹی نے اس پروگرام کو چند ماہ کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔ اب غالباً آئندہ تعلیمی سال کے دوران میں جامعہ پیرس کے پروفیسر قانونِ اسلامی

موسیو برجو داش صاحب کے زیرِ اہتمام یوم شیبانی منایا جائے گا۔ جامعہ پیرس کی طرف سے تو چند ماہ کے بعد یوم شیبانی منایا جائے گا۔ لیکن مسلمانانِ پیرس نے اپنا پروگرام ملتوی نہیں کیا بلکہ ۱۳۸۹ھ ہجری کے ختم ہونے سے دس دن پہلے ہی ۱۲ ذی الحجۃ کو ایک عظیم الشان جلسہ اس سلسلہ میں منعقد کیا مسجد پیرس کے عید ہال میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کا بڑا اجتماع ہوا، اس میں پروفیسر صاحبان، سیاسی نمائندگان اور عام لوگ سب ہی شریک تھے۔

ہال، مسجد اور منارہ وغیرہ کو اس موقع پر نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا، ایسا خوبصورت چراغاں تھا کہ راستوں سے گزرنے والے بھی رک کر اسے دیکھنے لگتے تھے۔ اس جلسہ میں عربی اور فرنچ دونوں زبانوں میں اہلِ علم حضرات نے تقریریں کیں۔

مسلم ادارہ پیرس کے شریک ناظم ڈاکٹر دلیل ابوبکر نے اپنی تقریر میں امام محمد شیبانی کے دور، ان کے ماحول اور ان کی زندگی نیز اُس زمانہ کے معاشرتی حالات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ پروفیسر ڈاکٹر حمید اللہ نے امام شیبانی کے حالاتِ زندگی بیان کئے اور اُن کے علمی کارناموں پر تفصیلی بحث کی۔ سلسلۂ تقریر میں اُنھوں نے بتایا کہ امام شیبانی کے سرپرست یعنی خلیفہ ہارون الرشید نے فرانس کے شہنشاہ شارلیمان کو جو تحفے بھیجے تھے، اُن میں سے بعض پیرس نیشنل لائبریری کے شعبہ مسکوکات و تمغہ جات میں آج تک محفوظ ہیں۔

اُنھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ امام شیبانی، امام ابوحنیفہ، امام اوزاعی اور بہت سے فقہاء کے ساتھ ساتھ امام مالک کے بھی شاگرد تھے، ابن الفرات فاتح صقلیہ نے فقہ ان ہی سے پڑھی تھی، اور بعد کو فقہ مالکی کا مشہور متن الاسدیۃ لکھ کر تیار کیا، یہی متن الاسدیہ ہے جس کی شرح سحنون نے المدونۃ الکبریٰ کے نام سے کی، اور المدونۃ آج تک فقہ مالکی کی سب سے مستند کتاب تسلیم کی جاتی ہے۔

فاضل مقرر نے یہ بھی بیان کیا کہ جسٹینین کوڈ جسے بجا طور پر مغربی ممالک میں شہرت حاصل ہے، بالکل ایسی ہی کتاب ہے جیسی کہ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی مرتب کرائی ہوئی کتاب فتاویٰ عالمگیری ہے۔ ایک ہزار سال کی طویل مدت میں رومن قوانین پر جو بہت سی کتابیں لکھی گئی تھیں، قانون دانوں کی ایک جماعت نے ان کا مطالعہ کیا، متعارض اور متضاد احکام میں سے جو کچھ اُنھوں نے اپنے زمانہ کے لئے مناسب سمجھا اُن کا انتخاب کر لیا، اور جسٹینین کوڈ بن کر تیار ہو گیا۔ اس میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس کے برخلاف امام شیبانی کے سامنے ایسا مواد کوئی موجود نہ تھا، انہیں سب کچھ خود اپنی ہی قوت استنباط سے پیدا کرنا پڑا۔ اُن کی

کتاب الاصل میں ساٹھ ابواب ہیں اور اُن میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کے مقابل کوئی چیز رومن قانون کی کتابوں میں نہیں پائی جاتی۔

پروفیسر عبداللطیف الصباغ نے امام شیبانی کی تصنیفات کا اُن کے معاصر یورپین فرمان روا شارلیمان کے ضوابط واحکام سے مقابلہ کر کے بتایا کہ بادشاہ شارلیمان اگرچہ فرانس، جرمنی اور اٹلی تینوں ممالک کا فرمان روا تھا لیکن اگر خلیفہ ہارون الرشید کے زیرِ نگین ممالک کی وسعت کا مقابلہ شارلیمان کی مقبوضات سے کیا جائے تو اس یورپی بادشاہ کی سلطنت ایک چھوٹی سی حکومت نظر آتی ہے۔ ہارون الرشید کی خلافت کی سرحدیں چین سے لے کر تونس تک پھیلی ہوئی تھیں اور اگر اندلس کے مسلمان خلافت سے الگ ہو جانے کا فیصلہ نہ کر لیتے تو اسپین بھی اس میں داخل ہوتا۔

اسی طرح امام محمدؒ شیبانی کی کتاب الاصل پانچ ہزار صفحات سے بھی زیادہ ضخامت رکھتی ہے، اور شارلیمان کے سارے قوانین کا مجموعہ پچاس صفحات سے زیادہ نہیں۔ اور ان پچاس صفحات میں بھی زیادہ تر احکام شاہی صرف خاص کے بدرو بست سے متعلق ہیں۔

فان کریمر نے ہارون الرشید کے تفصیلی موازنہ آمد وخرچ کا مخطوطہ شائع کیا ہے، وہ لکھتا ہے کہ ہمیں شارلیمان کے خزانۂ شاہی میں داخل ہونے والی آمدنی کا کوئی قیاسی خاکہ بھی معلوم نہیں ہے۔

عہد شارلیمان کے قانون مناکحات میں لڑکیاں ماں باپ کے ہاتھوں سے فروخت کی جاتی ہیں اور انہیں دم مارنے کی اجازت نہیں ہے۔ مسیحی پیشوایانِ مذہب تک تعدد ازدواج پر عادۃً عامل نظر آتے ہیں۔ کوئی عورت اگرچہ وہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی ہی کیوں نہ ہو کسی جائداد غیر منقولہ کی وارث نہیں ہو سکتی تھی، وصیت اور عہد ناموں کی ان دنوں یورپ میں خبر ہی نہ تھی۔

پروفیسر العلفی مفتیِ اعظم فرانس نے امام شیبانی کی ذہنی قوت اور فکری صلاحیت کو دل کھول کر خراجِ تحسین ادا کیا۔ اور تفصیل کے ساتھ اُن کی کتاب الحیل پر بحث کی۔

تقریروں کے بعد بہت سے سوالات حاضرین کی طرف سے کیے گئے جن کے تشفی بخش جوابات مقررین نے دیئے اور سائلین نے جوابات پر اطمینان کا اظہار کیا۔

بعد کو چائے کافی کے وقت میں بہت سے یورپین حضرات نے اپنے غیر معمولی تاثرات کا اظہار کیا اور یہ اعتراف کیا کہ تقاریر ان کی توقعات سے کہیں زیادہ معلومات آفرین تھیں۔